نہ رہنے دیں گے اس لئے توقع تو یہ ہے کہ جنگ کے خلاف دنیا کے عوام کی جد وجہد کی بدولت اول تو فارموسا کے مسئلہ پر جنگ برپا ہی نہ ہوگی اور اگر جنگ برپا بھی ہوئی تو یہ جنگ مغربی استعمار، ملوکیت پسندی اور سرمایہ داری کی موت ثابت ہوگی۔

عرب ممالک کا حادثہ!

عراق اور ترکی کے مجوزہ عسکری معاہدہ کی بدولت عرب ممالک کے مابین جو کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اسے تقسیم فلسطین کے بعد بجا طور پر عرب ممالک کا ایک عظیم حادثہ کہا جا سکتا ہے۔

فلسطین کی تقسیم کے بعد بظاہر عرب ممالک میں جو بیداری پیدا ہوئی تھی اس نے انھیں متحد بنا دیا تھا مگر اس حادثہ نے انھیں پھر منتشر کر دیا ہے اور اس حادثہ میں بھی وہی مغربی طاقتیں کارفرما ہیں جن کی بدولت تقسیم فلسطین کا حادثہ رونما ہوا تھا۔

اس بات کی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ مغربی سرمایہ دار عرب ممالک کی بعض خصوصیات کے پیش نظر انھیں اپنے قبضہ و تسلط میں رکھنا چاہتے ہیں۔ مثلاً ایک طرف تو وہ عرب ممالک کی روغنی دولت پر قابض رہنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف وہ ان ممالک کی عسکری اہمیت سے فائدہ اٹھا کر سوویت یونین پر جارحانہ حملہ کرنے کے لئے انھیں اپنے فوجی مستقر کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

مشرق وسطی کے عرب ممالک پہلی عالم گیر جنگ کے زمانہ ہی سے برطانیہ کے زیر اثر تھے لیکن دوسری عالم گیر جنگ کے بعد اس اثر و اقتدار میں امریکہ بھی حصہ دار ہوگیا تھا اور اس طرح آج ایشیا کے عرب ممالک کی تمام تر روغنی دولت اور اقتصادیات پر مغربی مستعمرین کا قبضہ ہے۔ لیکن اس وقت تک مغربی سرمایہ دار اپنے دوسرے مقصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے اور عرب رہنماؤں نے، مصر کی زیر قیادت یہ کہہ کر ان کے عسکری منصوبوں کو مسترد کر دیا تھا کہ وہ مغرب کی کسی فوجی تنظیم میں شامل نہیں ہونا چاہتے لیکن مغربی جنگ بازوں اور سرمایہ داروں نے ترکی کے ذریعہ سے ان کی فوجی تنظیم کی تحریک کر کے ان کے اس اعتراض کو رد کر دیا اور اب اس معاملہ میں عرب ریاستیں دو گروہوں میں منقسم ہو گئی ہیں۔

عرب ریاستوں کی موجودہ صورت حال وضاحت کی محتاج ہے لیکن قلت گنجائش کے باعث یہاں وضاحت ممکن نہیں ہو سکتی۔ لیکن صرف اس قدر سمجھ لیجئے کہ اس افتراق سے نہ صرف عرب ممالک کے ظاہری اتحاد ہی پر ایک کاری ضرب لگی ہے بلکہ شمالی افریقہ کے عرب ممالک کی قومی تحریک کو بھی صدمہ پہنچنے کا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور اسی ایک واقعہ سے اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے سرمایہ دار اور جنگ باز حلقے مسلمانوں کی دوستی کے پردہ میں ان کو کتنے شدید نقصانات پہنچا رہے ہیں۔